میں بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ ہر احمدی گھرانہ میرے ساتھ اس میں شریک ہوگا

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳؍جون ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ تمام احباب میرے مجوزہ دورہ یورپ کی کامیابی کیلئے دعائیں کریں۔

☆ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی مضبوط ہے کہ وہ منافق طبع لوگوں کے فتنوں سے متاثر نہیں ہوتی۔

☆ جب تک کسی قوم پر اتمام حجت نہ ہو انذاری پیشگوئیاں پوری نہیں ہوا کرتیں۔

☆ جماعت احمدیہ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ توحید خالص کو اپنے نفسوں میں اور اپنے ماحول میں قائم کریں۔

☆ میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانا کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پچھلے چند دن سے دوران سر اور بلڈ پریشر کی زیادتی اور گرمی اور ڈیپریشن کی وجہ سے مجھے تکلیف رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے اور بہت سا افاقہ ہو چکا ہے لیکن ابھی تکلیف کا ایک حصہ باقی ہے۔ آج گرمی بھی بڑی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ جس حد تک ممکن ہو آج کے خطبہ کو مختصر کروں۔

قبل اس کے کہ میں اپنے اصل مضمون کی طرف آؤں۔ میں احباب سے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ دوست جانتے ہیں کہ یورپ میں انگلستان کے علاوہ ہماری پانچویں مسجد پایہ تکمیل کو پہنچ رہی ہے اور ۲۲؍جولائی کا دن اس کے افتتاح کے لئے مقرر ہوا ہے۔ وہاں کے دوستوں کی یہ خواہش تھی کہ میں خود اس مسجد کا افتتاح کروں اور جب ہم اس تجویز پر غور کر رہے تھے۔ تو دوسرے ممالک جو یورپ میں ہیں جہاں ہمارے مبلغ ہیں اور مساجد ہیں انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر افتتاح کے لئے آپ نے آنا ہے تو اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تمام مشنز کا دورہ بھی کریں حالات کو دیکھیں تو ضرورتوں کا پتہ لیں اور اس کے مطابق سکیم اور منصوبہ تیار کریں۔ پھر انگلستان والوں کا یہ مطالبہ ہوا کہ اگر یورپ میں آنا ہے تو انگلستان کو بھی جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی جماعت پیدا ہوگئی ہے اپنے دورہ میں شامل کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف لنڈن میں قریباً پانچ سو احمدی موجود ہیں بڑی جماعت تو لنڈن میں پائی جاتی ہے لیکن بعض دوسرے مقامات پر خاصی بڑی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔

اس سلسلہ میں بعض دوستوں کو دعا کے لئے اور استخارہ کے لئے میں نے لکھا تھا بہت سی خوابیں تو بڑی مبشر آئی ہیں بعض خوابیں ایسی بھی (جن میں سے بعض تو میں نے دیکھی ہیں) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ واپسی پر راستہ میں شائد کچھ تکلیف بھی ہو لیکن وہ قادر توانا جو وقت سے پہلے اس تکلیف کے متعلق اطلاع

دے سکتا ہے وہ اگر چاہے تو ان تکالیف کو دور بھی کر سکتا ہے اور اسی سے نصرت اور امداد کے ہم طالب ہیں۔

پس میں چاہتا ہوں کہ تمام دوست اس سفر کے متعلق دعائیں کریں اور خدا تعالیٰ سے خیر کے طالب ہوں اگر یہ سفر مقدر ہو تو اسلام کی اشاعت اور غلبہ کے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا ہوں۔ خدا جانتا ہے کہ سیر و سیاحت کی کوئی خواہش دل میں نہیں نہ کوئی اور ذاتی غرض اس سے متعلق ہے۔ دل میں صرف ایک ہی تڑپ ہے اور وہ یہ کہ میرے رب کی عظمت اور جلال کو یہ قومیں بھی پہچاننے لگیں جو سینکڑوں سال سے کفر اور شرک کے اندھیروں میں بھٹکتی پھر رہی ہیں اور انسانیت کے محسن اعظم محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت ان کے دلوں میں قائم ہو جائے تا کہ وہ ابدی زندگی اور ابدی حیات کے وارث ہونے والے گروہ میں شامل ہو جائیں، تا ان کی بدبختی دور ہو جائے تا شیطان کی لعنت سے وہ چھٹکارا پالیں تا شرک کی نحوست سے وہ آزاد ہو جائیں تا بدرسوم کی قیود سے وہ باہر نکالے جائیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کی محبت اور اس کے حسن اور اس کے احسان اور اس کے نور کے جلوے وہ دیکھنے لگیں، تا وہ وعدہ پورا ہو جو محمد رسول اللہ ﷺ کو خدا نے دیا تھا کہ میں تیرے فرزند جلیل کے ذریعہ سے تمام قوموں کو تیرے پاؤں کے پاس لا جمع کروں گا، تا وہ دل جو محمد رسول اللہ ﷺ کے نور سے نا آشنا ہیں اور وہ زبانیں جو آج آپ پر طعن کر رہی ہیں وہ دل محمد رسول اللہ ﷺ کے نور سے بھر جائیں اور ان زبانوں پر درود جاری ہو جائے اور تمام ملکوں کی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور درود سے گونجنے لگے اور وہ فیصلے جو آسمان پر ہو چکے ہیں زمین پر جاری ہو جائیں۔

پس میری درخواست ہے تمام احباب جماعت سے اپنے بھائیوں سے بھی اور بہنوں سے بھی، بڑوں سے بھی اور چھوٹے بچوں سے بھی کہ وہ ان دنوں خاص طور پر دعا کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ پوری طرح اسے بابرکت کر دے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اسلام کو اس سفر کے ذریعہ سے ہو اور اس عاجز اور کم مایہ انسان کی زبان میں ایسی برکت اور تاثیر رکھے کہ خدا کی توحید کے جو بول میں وہاں بولوں وہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے والے ہوں اور میری ہر حرکت اور سکون کا اثر ان کے اوپر ہو اور ان کے دل اپنے رب کی طرف اور قرآن کریم کی طرف اور محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف اور اسلام کی طرف متوجہ ہونے لگیں اور غفلت کے جو پردے ان کی آنکھوں اور ان کے دلوں اور ان کی عقلوں پر پڑے ہوئے ہیں خدا ان پردوں کو اُٹھا دے اور خدا کا حسن اور اس کا جلال نمایاں ہو کر ان کی آنکھوں کے

سامنے، بصارت اور بصیرت کے سامنے چمکنے لگے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا حسین چہرہ ان کے سامنے کچھ اس شان کے ساتھ ظاہر ہو جائے کہ وہ تمام دوسرے حسنوں کو بھول جائیں اور اسی کے ہو کر رہ جائیں۔

پس بہت دعائیں کریں بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو مبارک کرے اور اللہ تعالیٰ میری غیر حاضری میں بھی جماعت کو ہر فتنہ سے محفوظ رکھے وہی سب کام بنانے والا ہے۔ لیکن دل جہاں آپ کی جدائی سے غم محسوس کرتا ہے وہاں یہ خیال بھی آتا ہے کہ ایسے موقعہ پر بعض منافق فتنے بھی پیدا کیا کرتے ہیں تو جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے منافقوں کو فوراً دبا دے۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے موقعوں پر بعض منافق طبع فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر شروع میں ہی ان کو اس رنگ میں سمجھایا جائے کہ یہ جماعت خدا کے فضل سے اتنی مضبوط ہے کہ تمہارے فتنوں سے متاثر نہیں ہوگی، اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں سزا دینے والے بھی یہاں موجود ہیں تو پھر یہاں تک نوبت نہیں پہنچتی کہ ضرور ایسے لوگوں کو سزا دی جائے ان کو سمجھ آ جاتی ہے کہ ہماری دال اس قوم میں گلتی نہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے چوکس جماعت ہے قربانی کرنے والی جماعت ہے حالات کو سمجھنے والی جماعت ہے شیطان جن راہوں سے دل کے اندر گھس کے وسوسے پیدا کرتا ہے ان راہوں کو پہچانتی ہے اور شیطان کی جو دھیمی آواز ہے اس سے اچھی طرح واقف ہے کیونکہ وہ اس پُر شوکت آواز سے واقف ہے جو خدا کی طرف سے آتی ہے تو جس آواز میں وہ شوکت نہ ہو، وہ عظمت نہ ہو، وہ سرور اور لذت نہ ہو، اس کو یہ جانتے ہیں کہ یہ ہمارے خدا کی آواز نہیں ہے، یہ صرف شیطان کی آواز ہے۔ اگر یہ چیزیں ایسے لوگوں پر ظاہر ہو جائیں تو پھر بہت سے فتنوں سے جماعت بچ جاتی ہے۔

تو اس خیال سے بھی تشویش پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے، یہ طبعی چیز ہے۔ لیکن جو علم میں ذاتی مشاہدہ اور اللہ تعالیٰ کے سمجھانے پر اس جماعت کے متعلق رکھتا ہوں۔ اس سے مجھے یہ تسلی ہے کہ خواہ کتنا ہی بڑا فتنہ ہو انشاء اللہ اسی کے فضل کے ساتھ یہ جماعت اس قسم کی باتوں سے متاثر ہونے والی نہیں لیکن بہر حال چوکس اور ہوشیار رہنا چاہئے۔

تو یہ سوچ کے کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا اور اس سفر میں اس نے برکت مقدر کی اور اس کے سامان پیدا کر دیئے کم و بیش ایک ماہ کے لئے آپ سے دور رہنا پڑے گا۔ طبیعت میں ایک اداسی بھی ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک تشویش کا رنگ بھی ہے گو اس کے ساتھ امید بھی ہے کہ جماعت اس قسم کی باتوں کو

کبھی پنپنے نہیں دے گی جو فتنے کی ہوں۔

بہرحال میں درخواست کرتا ہوں آپ سب سے بھائیوں سے بھی، بہنوں سے بھی، بڑوں سے بھی اور چھوٹوں سے بھی، کہ ان ایام میں خاص طور پر بہت دعائیں کریں، ایک یہ کہ اگر یہ سفر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا موجب بننا ہو اور اسلام کی شوکت اس سے ظاہر ہونی ہو تبھی مجھے اس سفر پر جانے کی توفیق ملے اور جب میں جاؤں تو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے کہ وہ پیغام جو حقیقتاً خدا کا پیغام ہے جسے محمد رسول اللہ ﷺ دنیا کی طرف لے کے آئے جسے دنیا بھول چکی تھی اور اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو محمد رسول اللہ ﷺ کے فرزند جلیل کی حیثیت سے دنیا پر ظاہر ہوئے وہ پیغام دنیا کو پہنچایا اسی غرض سے آپ کی بعثت ہوئی تو یہ پیغام صحیح طور پر اور ایسے رنگ میں کہ وہ قومیں پیغام کو سمجھنے لگیں ان تک پہنچانا اس سفر کی غرض ہے اور یہی ایک مقصد ہے تو اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے تو ایسے رنگ میں ان کو پیغام پہنچا دیا جائے کہ ان پر اتمام حجت ہو جائے کیونکہ جب تک کسی قوم پر اتمام حجت نہ ہو وہ انذاری پیشگوئیاں پوری نہیں ہوا کرتیں جو ان کے انکار کی وجہ سے ان کے حق میں خدا تعالیٰ نے قبل از وقت اپنے رسول کو دی ہوں۔ تو خدا کرے کہ وہ انذار وہ تنبیہ وہ جھنجھوڑنا میرے لئے ممکن ہو جائے یعنی محمد ﷺ کے پیغام کا پہنچانا صحیح رنگ میں اور موثر طریق پر ممکن ہو جائے تا کہ یا تو وہ اسلام کی طرف مائل ہوں ایک خدا کو ماننے لگیں، توحید کو پہچاننے لگیں، اللہ تعالیٰ کو ایک اپنی ذات میں اور ایک اپنی صفات میں سمجھنے لگیں، جس رنگ میں کہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور یا پھر ایسے رنگ میں ان پر اتمام حجت ہو جائے کہ وہ انذاری پیشگوئیاں جن کو پڑھ کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور جن کا تعلق تمام منکرین اسلام سے ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی ہیں، وہ اتمام حجت کے بعد ان کے حق میں پوری ہوں تا اسلام اور مذاہب عالم کے درمیان جو فیصلہ ہونا مقدّر ہے وہ جلد ہو جائے اور دنیا یا تو محمد رسول اللہ ﷺ کے رحمت کے سائے میں آ کر بچ جائے یا خدائی قہر کی تپش میں جا کر ہلاک ہو جائے اور اس قضیہ کا فیصلہ ہماری زندگی میں ہی ہو جائے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے

پھر میں تاکیداً کہتا ہوں کہ ان دنوں میں دوست دعائیں کریں اس سفر کے بابرکت ہونے کے لئے اور اسلام کے غلبہ کے لئے اور توحید باری کے قیام کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے ان

قوموں پر ظاہر ہونے کے لئے اور اس بات کے لئے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اصلاح کا موقع دے اور ان پر فضل کرتے ہوئے انہیں اس بات کی توفیق دے کہ وہ اسے اور اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچاننے لگیں۔

اب میں اختصار کے ساتھ اصل مضمون کی طرف آتا ہوں میں نے اس سلسلۂ خطبات کے پہلے دو خطبے اپنی بہنوں کو مخاطب کر کے دیئے تھے اب میں اپنی سکیم میں بھی پہلے انہیں ہی مخاطب کرتا ہوں پچھلے خطبوں میں میں نے بتایا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی نسل میں اس عظیم عبد کو پیدا کرے جو کامل عبد کی شکل میں دنیا پر ظاہر ہو اور جس کی تعلیم کے نتیجہ میں دنیا میں خالص توحید قائم ہو۔

بات یہ ہے کہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ کی شہادت ہم صرف اس صورت میں ہی دے سکتے ہیں جب ہمیں مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کی پوری معرفت اور عرفان حاصل ہو تو نبی اکرم ﷺ ایک عبدِ کامل کی صورت میں دنیا میں ظہور پذیر ہوئے تا توحیدِ خالص دنیا میں قائم ہو۔

ہماری جماعت کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ توحیدِ خالص کو اپنے نفسوں میں بھی اور اپنے ماحول میں بھی قائم کریں اور شرک کی سب کھڑکیوں کو بند کر دیں ہمارے گھروں میں صرف توحید کے دروازے ہی کھلے رہیں اور شرک کی سب راہوں کو ہم کلیۃً چھوڑ دیں اور توحید کی راہوں پر بشاشت کے ساتھ چلنے لگیں ہم بھی اور ہمارے بھائی بھی اور نوع انسان کے رشتہ سے جو ہمارے بھائی ہیں وہ بھی اس توحیدِ خالص کی تعلیم پر قائم ہو جائیں۔

توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر بدعت اور ہر بدرسم شرک کی ایک راہ ہے اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بدرسوم کو مٹا نہ دے۔

ہمارے معاشرے میں خاص طور پر اور دنیا کے مسلمانوں میں عام طور پر بیسیوں، سینکڑوں شائد ہزاروں بدرسمیں داخل ہو چکی ہیں احمدی گھرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بدرسوم کو جڑ سے اکھیڑ کے اپنے گھروں سے باہر پھینک دیں چونکہ بدرسوم کا مسلم معاشرہ میں داخلہ زیادہ تر عورتوں کی راہ سے ہوتا ہے اس لئے آج میری پہلی مخاطب میری بہنیں ہی ہیں گو عام طور پر تمام احبابِ جماعت اور افرادِ جماعت

مرد ہوں یا عورتیں وہ میرے مخاطب ہیں میں نے بتایا ہے کہ سینکڑوں ہزاروں بدرسوم ہمارے معاشرہ میں ہماری زندگی میں داخل ہو چکی ہیں کچھ پنجاب میں ہوں گی ، کچھ دوسری سرحد میں ہوں گی ، کچھ سندھ میں ہوں گی ۔ کچھ مصر میں کچھ انڈونیشین احمدیوں میں آ گئی ہوں گی ہم نے ہر گھر اور ہر مقام اور ہر شہر اور ہر ملک کے احمدی گھرانوں سے ان بدرسوم کو باہر نکال کے پھینکنا ہے یہ ہمارا مقصد ہے اس کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جا سکتا کیونکہ مجھے تکلیف بھی ہے اور گرمی بھی بہت ہے ۔ لیکن میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کو اے میری محترم بہنو!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اشتہار پڑھ کر سناؤں ایک ایسا اشتہار جو حضور نے ۱۸۸۵ء میں دیا تھا اس کے بعض حصے میں سنانا چاہتا ہوں آپ غور سے سنیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :۔

’’بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ۔ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

اشتہار بغرض تبلیغ و انذار

چونکہ قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے کہ ہر ایک شخص اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر کسی قدر اختیار رکھتا ہے سوال کیا جائے گا کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہیں ۔ اس لئے میں نے قیامت کی باز پرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات و دیگر متعلقین کو (جو ہمارے رشتہ دار و اقارب واسطہ دار ہیں) ان کی بے راہیوں و بدعتوں پر بذریعہ اشتہار کے انہیں خبردار کروں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے ، گلے کا ہار ہو رہی ہیں اور اُن بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جو نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہئے ۔ ہر چند سمجھایا گیا ، کچھ سنتے نہیں ہر چند ڈرایا گیا ، کچھ ڈرتے نہیں اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں اس لئے ہم نے ان لوگوں کے بُرا ماننے اور بُرا کہنے اور ستانے اور دکھ دینے سے بالکل لاپرواہ ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے

بذریعہ اس اشتہار کے ان سب کو اور دوسرے مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو خبر دار کرنا چاہا تا ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے اور قیامت کو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا اور سیدھا راہ نہیں بتایا۔ سو آج ہم کھول کر بآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جلشانہ، نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول ﷺ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔ لیکن ہمارے گھروں میں جو بدرسمیں پڑ گئی ہیں اگرچہ وہ بہت ہیں مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں تا نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات منہ پر لانا یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں پکڑ لیں کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ شیطان سے ہے۔

(۲) دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(۳) سوم سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دُور دُور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر اور فریب سے منہ کو ڈھانک کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے

کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتانے کے لئے صد ہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے اس غرض سے کہ تا لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

(۴) اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھارا گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہوگئی ہوں۔ حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے جس عورت کو اللہ اور رسول پیارا ہے اس کو چاہئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صد ہا درجہ بہتر ہے۔.......................

(۸) ہماری قوم میں یہ بھی ایک نہایت بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریق ہے جو سراسر احکام شریعت کے برخلاف ہے بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں رشتہ ناطہ میں صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات: ۱۴) یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

(۹) ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ شادیوں میں صد ہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا

ہے سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں اور آتش بازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے گناہ سر پر چڑھتا ہے صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

(۱۰) ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی کی بہت سستی ہے (یہ ایک بنیادی چیز ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے) بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی رکھتی ہیں بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجا لاتی ہیں جیسے چیچک کی پوجا بعض فرضی بیویوں کی پوجا کرتی ہیں بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط لگا دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں کوئی مرد نہ کھاوے یا کوئی حقہ نوش نہ کھاوے بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا تعالیٰ سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے جس کا انتہا نہیں۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ خاکسار غلام احمد از قادیان‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۶۶ تا ۷۱)

بعض حصے اس میں سے میں نے چھوڑ دیئے ہیں بہرحال اس وقت جیسا کہ میں نے بتایا ہے رسوم تو بہت سی دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان میں سے بعض احمدی گھرانوں میں بھی گھس گئی ہیں یا گھس رہی ہیں اور اس تفصیل میں جانا میرے لئے ممکن نہیں میں نے چند مہینے ہوئے مختلف علاقوں سے مربیوں کے ذریعہ بدعات کے متعلق اور بد رسوم کے متعلق معلومات حاصل کی تھیں اور کسی وقت اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی تو بعض رسوم کے متعلق تفصیل سے بھی بیان کروں گا **لیکن اس وقت اصولی طور پر ہر گھرانے کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بد رسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔** اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوشش کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس

کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں سستا سودا ہے۔

پس آج میں اس مختصر سے خطبہ میں ہر احمدی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں اس پاکیزگی کو قائم کرنے کیلئے جس پاکیزگی کے قیام کیلئے محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے ہر بدعت اور بدرسم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں گے اور اپنے گھروں کو پاک کرنے کے لئے شیطانی وسوسوں کی سب راہوں کو اپنے گھروں پر بند کر دیں گے دعاؤں کے ذریعہ اور کوشش کے ذریعہ اور جدوجہد کے ذریعہ اور حقیقتاً جو جہاد کے معنی ہیں اس جہاد کے ذریعہ اور صرف اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو، ہمارے گھروں میں قائم ہو، ہمارے دلوں میں قائم ہو، ہماری عورتوں اور بچوں کے دلوں میں قائم ہو اور اس غرض سے کہ شیطان کے لئے ہمارے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ہر قسم کی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل ۲ جولائی ۱۹۶۷ء صفحہ ۱ تا ۵)

☆......☆......☆